کتاب نما

حقوقِ انسانی کی آڑ میں، مرتبہ: محمد متین خالد۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴-اُردو بازار، لاہور۔ صفحات ۴۷۳۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مشہور ہے کہ خود چور، ''چور چور'' کا شور مچا کر اپنے آپ کو بچا لیتا ہے۔ آج حقوقِ انسانی کی محافظت کی علَم بردار مغربی استعماری قوتیں ''حقوقِ انسانی'' کی خوش نما ترکیب کو استعمال کر کے معاشی اعتبار سے ترقی پذیر ممالک کے عوام کو بے وقوف بنا رہی ہیں۔ ایک طرف حقوقِ انسانی کا یہ نعرہ ہے اور دوسری جانب فلسطین، چیچنیا، مشرقی یورپ، کشمیر اور بھارت میں مسلمانوں کا قتلِ عام، لیکن اس پر زبانیں گنگ۔

اکیسویں صدی کے استعمار نے اپنی سیاسی، معاشی، عسکری اور تہذیبی بالادستی کے لیے جہاں توپ و تفنگ، منڈی کی معیشت، تعلیم گاہوں اور ذرائع ابلاغ کو بطور ہتھیار استعمال کیا ہے، وہاں انھوں نے خاص طور پر مسلم ملکوں میں کرائے کے غدار فطرت دانش وروں کو اپنے مقاصد کے حصول کا آلۂ کار بھی بنایا ہے۔ یہ لوگ بالعموم این جی اوز کے لبادے میں کام کرتے ہیں (مستثنیات کے علاوہ)۔ ان این جی اوز کا کام کیا ہے؟ اپنے ملک، تہذیب، دین اور مفادات کے خلاف استعماری ایجنڈے کو پروان چڑھانے کی تحریری اور پروپیگنڈا مہمات میں حصہ ادا کرنا۔ بنگلہ دیش اور انڈونیشیا مسلم آبادی کے دو سب سے بڑے ملک ہیں۔ ان میں فکری انتشار کی حامل یہ تنظیمات ایک باقاعدہ ان دیکھی حکومت کی صورت میں اقتدار و اختیار پر شب خون مار رہی ہیں۔

پاکستان میں ایسی این جی اوز نے ملک، دین، تاریخ اور گھر کو ہدف بنانے کے لیے